مشہور قصہ ہے کہ کسی کبڑی سے لوگون نے پوچھا کہ تم کیا چاہتی ہو؟ کیا یہ چاہتی ہو کہ تم اچھی ہو جاؤ یا یہ چاہتی ہو کہ اور بھی تمہاری طرح کبڑی ہو جائیں۔ کبڑی نے کہا یہ تو یہی چاہتی ہون کہ اور بھی میری طرح کبڑی ہون تاکہ جس طرح یہ مجھپر ہنستی ہین۔ مین بھی اُنپر ہنسون۔ کیا خوب ؎

ہمدرد ہاتھہ آیا اک مفلسی مین

مگر آپکے مخالف آپ کی طرح نہ تو مدعی الہام ہین نہ آپ کی طرح حیا و شرم سے ...... باقی رہی آگے اس الہام پر مفصل بحث۔ سو وہ اہلحدیث ۱ مئی مین ہو چکی ہے۔ اور اسکی تکذیب کافی دکھائی گئی ہے جسکا جواب آجتک آپنے نہین دیا اور نہ ہی دے سکتے ہین ؎

نہ خنجر اُٹھیگا نہ تلوار اُن سے ✣ وہ بازو مرے آزمائے ہوئے ہین ×

سرسید احمد خان اور مرزا صاحب قادیان

میرے محبوب کے دونون نشان ہین
کمر پتلی صراحی دار گردن

اس مضمون مین ہم ان دونون نامآوروں کی پبلک زندگی کا مقابلہ کرنا چاہتے ہین۔ پبلک زندگی سے ہماری مراد فن تصنیف ہے۔ جسکی وجہ سے ان دونون نامآوروں کو نامآوری نصیب ہوئی ہے اُسی فن مین ہم اُن کا مقابلہ دکھا دینگے اور اس سے زیادہ یہ نہین ہوگا کہ ان مین سے کسی ایک کے مذہبی خیالات کے ہم مصحح یا مؤید ہون بلکہ صرف **فن تصنیف** مین مقابلہ منظور ہے۔ پس ہم پہلے فن تصنیف کی ایک مختصر سی تعریف کرتے ہین +

تصنیف کے معنے ہین واقعات صحیحہ کو جمع کرکے نتیجہ نکالنا۔ نتیجہ نکالنے مین غلطی ہو جانا اور بات ہے مگر واقعات صحیحہ کا پیش کرنا بہت ضروری ہے۔ پس اس تعریف کے مطابق ہم ان دونون مصنفون کا مقابلہ دکھاتے ہین +

کچھہ شک نہین کہ سرسید احمد خان کے مذہبی خیالات کچھہ بھی ہون مگر ان مین بڑا کمال تھا

کر واقعات کی تلاش میں بہت کوشش کرتے تھے۔ مخالف عبارت یا مخالف کے کلام کو نقل کی ضرورت ہوتی تو پوری نقل کر کے کتاب اور صفحات کا حوالہ بھی دیتے۔ چنانچہ اون کی تصنیفات تفسیر خطبات وغیرہ کے دیکھنے والوں پر یہ امر مخفی نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ مرحوم سید کی تصنیفات دیکھنے سے اُن کا معتقد مخالف سے باقاعدہ مباحثہ کرنے پر قدرت پاسکتا ہے مگر مرزا صاحب قادیانی ایسے نہیں بلکہ مخالف کے کلام کو جہاں نقل کرتے ہیں۔ ایسی طرح سے کرتے ہیں کہ نہ اوسکا سر معلوم رہتا ہے نہ پیر۔ نہ حوالہ۔ نہ پتہ۔

اگر ہم اس دعوی کو یونہی بے حوالہ چھوڑ دیں۔ تو ہم بھی مرزا صاحب کی طرح ہونگے اس لئے ہم صحیح صحیح واقعات ناظرین کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ مخالفین اسلام کے مقابلہ پر مرزا صاحب کے مدمقابل شروع سے آریہ سماجی رہے ہیں ہمیشہ اُن کو اُن سے پالا رہا تو کیسا ضروری تھا کہ مرزا صاحب اُن کے متعلق جو کچھ لکھتے باقاعدہ لکھتے۔ مگر ناظرین دیکھکر حیران ہونگے کہ ایسے بڑے مخالف کے سامنے بھی مرزا صاحب دُون کی لیتے ہیں۔ آریوں کی بابت آپ شحنہ حق ص۲۲ پر لکھتے ہیں کہ

"اُن بیہودہ لوگوں نے بجز گالیوں اور بد زبانیوں کے اور کیا سکھلایا ہے جا بجا اول سے آخر تک یہی شرمناک دیدوں میں پائی جاتی ہیں کہ اے اندر ایسا کر کہ ہمارے سارے دشمن مرجائیں۔ ان کے بچے مرجائیں" (حوالہ ندارد)

دیکھئے اتنا بڑا دعوی ہے مگر ثبوت اور حوالہ بجز ایں البحر کے کہیں نہیں نہ پوری عبارت نقل ہے۔ نہ کسی کتاب کا بحوالہ صفحہ پتہ ہے +

کیا ایسی تحریر کو دیکھکر کوئی شخص مخالف سے مناظرہ کرسکتا ہے جب وہ حوالہ مانگے تو قادیان جا کر لائے مگر وہاں سے لانا بھی چیل کے گھونسلے سے ماس لانے سے مشکل ہے۔ یہ تو ہوا ان کا برتاؤ مخالفین اسلام سے اب سُنئیے کہ مخالفین ذات شریف سے کیا برتاؤ کرتے ہیں۔

مرزا صاحب کے برخلاف مولوی غلام دستگیر مرحوم قصوری نے ایک کتاب لکھی جس کا نام ہے فتح رحمانی مولوی اسمعیل مرحوم علیگڈھی نے ایک کتاب لکھی جسکا نام ہے اعلاء الحق الصریح قصوری مرحوم نے اپنی کتاب کے صفحہ ۲۷ پر گذشتہ زمانہ کے ایک کاذب مہدی کی ہلاکت کا قصہ لکھا کہ محمد طاہر کی دعا سے وہ ہلاک ہوا تھا۔ اُس کے بعد یوں لکھا +

"یا مالک الملک جیسا کہ تو نے ایک عالم ربانی حضرت محمد طاہر مؤلف مجمع بحار الانوار کی دعا اور سعی سے اس مہدی کاذب اور جعلی مسیح کا بیڑا غارت کیا تھا ویسا ہی دعا و التجا اس فقیر قصوری کان اللہ لہ سے (جو سچے دل سے تیری دین متین کی تائید میں حتی الوسع ساعی ہے) مرزا قادیانی اور اُسکے حواریوں کو توبہ نصوح کی توفیق رفیق فرما۔ اور اگر یہ مقدر نہیں تو ان کو مورد اس آیت فرقانی کا بنا فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِينَ ظَلَمُوا وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَّ بِالْاِجَابَۃِ جَدِیْرٌ۔ آمین" صفحہ ۲۷

اس دعا کا مدعا صاف ہے کہ خداوندا یا تو مرزا صاحب کو توبہ کی توفیق دے یا ہلاک کر مگر یہ قید یا دعویٰ مولوی صاحب قصوری نے اس میں نہیں کیا کہ میری زندگی ہی میں اسکو ہلاک کر۔ نہ یہ کہا ہے کہ جو جھوٹا ہو وہ پہلے مرجاوے بلکہ مولوی صاحب کی دعا کے الفاظ میں وہ وسعت ہے۔ کہ جب کبھی بھی مرزا صاحب بغیر توبہ کے مرینگے اُن کی دعا قبول سمجھی جائیگی۔ چنانچہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کا اثر مسیلمہ پر یہی ہوا تھا کہ آپ کے بعد مرا۔ مگر آخر کار چونکہ بے نیل مرام مرا اسلئے دعا کی صحت میں شک نہیں۔ پس مولوی صاحب قصوری کی دعا کا مدعا یا مطلب ہرگز یہ نہیں کہ مرزا صاحب میری زندگی میں مریں یا یہ کہ جو ہم میں سے جھوٹا ہے وہ پہلے مرے اور مولوی صاحب علیگڈھی نے تو اتنا بھی نہیں کیا۔ اب سنیئے! مرزا صاحب ان دونوں بزرگوں کی نسبت کیا لکھتے ہیں:۔ فرماتے ہیں:۔

"مولوی غلام دستگیر قصوری نے اپنی کتاب میں اور مولوی اسمعیل علیگڈھ والے نے میری نسبت قطعی حکم لگایا کہ اگر وہ کاذب ہے تو ہم سے پہلے مریگا اور ضرور ہم سے پہلے مریگا کیونکہ وہ کاذب ہے۔ مگر جب ان تالیفات کو دنیا میں شائع کر چکے تو پھر بہت جلد آپ ہی مر گئے اور اسطرح پر اُن کی موت نے فیصلہ کر دیا کہ کاذب کون تھا (اربعین نمبر ۳ صفحہ ۹)"

اس عبارت کا مدعا مولوی صاحب قصوری کی عبارت سے بالکل الگ ہے پھر لطف یہ ہے کہ جتنی عبارت پر ہمنے خط دیا ہے اتنی عبارت پر مرزا صاحب نے بھی خط دیا ہے گویا یہ اشارہ ہے کہ یہ عبارت زیر خط بعینہ وہی ہے جو مولوی صاحبان نے لکھی ہے حالانکہ یہ اس سے بالکل اجنبی ہے بہرحال جو کچھ ہے اسکا مطلب ہی ناظرین سمجھ لیں کہ اس محرفہ عبارت میں بھی یہ نہیں ہے کہ ہم

(مولوی و مرزا) مین سے جو جہوٹا ہے وہ پہلے مرجائیگا - بلکہ وہ قطعی مرزا صاحب کو کاذب قرار دیکر (بقول مرزا صاحب) بددعا کرتے ہین - لیکن ناظرین کسقدر حیران ہونگے کہ اس کتاب اربعین ۳ کے گیارہوین صفحہ پر پھر اس محرفہ عبارت مین یون ترمیم کیگئی ہے آپ لکھتے ہین :-

ان نادان ظالمون سے مولوی غلام دستگیر اچہا رہا - کہ اُس نے اپنے رسالہ مین کوئی میعاد نہین لگائی (یہ ہم بھی مانتے ہین مرزائیو! یاد رکہنا کہ کوئی میعاد نہین لگائی - ایڈیٹر)

یہی دعا کی کہ یا الٰہی اگر مین مرزا غلام احمد قادیانی کی تکذیب مین حق پر نہین تو مجھے پہلے موت دے۔ اور اگر مرزا غلام احمد قادیانی اپنی دعوے مین حق پر نہین تو اسے مجھسے پہلے موت دے بعد اسکے بہت جلد خدا نے اسکو موت دیدی دیکھو کیسی صفائی سے فیصلہ ہو گیا ص۱۱

اِس عبارت مین کیسی صفائی کا ہاتھ دکھایا لکھتے ہین کہ اُس نے دعا ہی یہ کی تھی حالانکہ اوسکو اس دعا کی خبر تک نہوگی - بھلا ایسی دعا وہ کیسے کرسکتا تھا - کیا اُسے معلوم نہ تھا کہ آنحضرت علیہ السلام باوجود سچے نبی ہونے کے مسیلمہ کذاب سے پہلے انتقال ہوئے - اور مسیلمہ باوجود کاذب ہونے کے صادق سے پیچھے مرا کیا کسی اہل علم کی یہ شان ہوسکتی ہے - کہ اس قسم کی دعا کرے مگر چونکہ دونون مولوی صاحبان انتقال کر گئے - اسلئے مرزا صاحب کو ایک موقع بات بنانیکا مل گیا - پس اونہون نے جھٹ سے اپنے دام او فتادون کی آنکھون مین مٹی ڈالنے کی کوشش کی بلکہ ڈال ہی دی - اور دل مین یقین کر رکھا کہ کسیکو کیا ضرورت ہے کہ اتنی تحقیق کریگا - کہ اصل کتاب مین کیا ہے مگر اونہین معلوم نہ تھا کہ امرتسر سے مرقع نکلنے والا ہے +

اور سُنئے! ایک مقام پر آپ اسی عبارت کو یون لکھتے ہین :-

"مولوی غلام دستگیر کی کتاب دور نہین مدت سے چھپکر شائع ہو چکی ہے دیکھو کس دلیری سے لکھتا ہے کہ ہم دونون مین سے جو جھوٹا ہے وہ پہلے مریگا" اشتہار انعامی پانسو ص۴

اِس عبارت مین کس دلیری سے کام لیا ہے کہ مولوی غلام دستگیر کے لکھنے کا مفعول اس جملہ کو بناتے ہین :- کہ

"ہم دونون مین سے جو جھوٹا ہے - وہ پہلے مریگا"

مرزائیو! اگر تم مین کچھ عقل اور بوجھ ہے تو ہم کو دکھاؤ کہ مولوی غلام دستگیر نے یہ لکھا

ہے کہ ہم دونون مین سے جو جھوٹا ہے وہ پہلے مرِ گیا"

معاذ اللہ! استغفراللہ کیسی خیانت مجرمانہ ہے کہ مخالف کے کلام کو لگاڑ لگاڑ کر مسخ صورت بنا کر پیش کیا جاوے - پھر اس خیانت مجرمانہ کو معجزہ قرار دیا جائے چہ خوش ؎

این کرامت ولی ما چہ عجب * گربہ شاشید و گفت باران شُد

اس سے صاف سمجھا جاتا ہے کہ مرزا صاحب صاف اور صحیح صحیح واقعات سے اپنی کامیابی نہین جانتے جب ہی تو ایسی خیانت کا ارتکاب کرتے ہین چونکہ وہ جانتے ہین کہ مخالف کی کتاب ہر ایک کے پاس تو ہوگی نہین - پس جو کوئی ہماری تحریر دیکھیگا - وہ تو لٹو ہو رہیگا- وہ یہ بھی جانتے ہین کہ جتنے ہمارے دام او فتادہ ہین خیر سے ان کے دماغون مین قابلیت ہی نہین رہی کہ کسی غیر کی سچی بات کو بھی سُن سکین اسلئے اگر کوئی مخالف اونکو اصل عبارت دکہائیگا تو اونکو اثر نہین ہوگا- چنانچہ ہمنے اس کا خوب تجربہ کیا ہے کہ عوام کالانعام تو کیا اچھے پڑھے لکھے مولوی صاحبون اور بابوؤن سے کہا کہ مرزا صاحب کا یہ دعوی مولوی صاحبان کی تصنیفات سے دکہا دو- دونون مرحومون کی کتابین اُن کے سامنے رکھہ دین کتابون کو اِدہر اُدہر اُلٹ کر کچھہ بڑبڑا کر چلتے بنے

لطیفہ:- ایک روز میرے پاس دو مرزائی آئے اور مرزا صاحب کی تعریفات مین رطب اللسان ہونے لگے - مین نے کہا خدا تعالی نے فرمایا ہے تَنَزَّلُ عَلَىٰ كُلِّ أَفَّاكٍ أَثِيمٍ "یعنی جھوٹ بولنے والے کے الہام ربانی ہرگز نہین ہوسکتے - بلکہ شیطانی کے ہوتے ہین" اس آیت سے ایک عام اصول ملتا ہے کہ ملہم اگر جھوٹ بولتا ہے تو وہ ہرگز ملہم ربانی نہین ہے خواہ وہ کچھہ ہی دکہاوے - ہم دکہاتے ہین کہ مرزا صاحب جھوٹ بولتے ہین - مرزا صاحب نے اعجاز احمدی کے صـ۲۳ پر میری نسبت لکہا ہے :-

"وہ آنکہیلی دربدر خراب ہوتے پھرتے ہین اور خدا کا قہر نازل ہے اور مُردون کے کفن یا وعظ کے پیسون پر گذارہ ہے" صـ۲۳

حالانکہ مین نے نہ کبھی کفن لیا - نہ وعظ گوئی پر میرا گذارہ ہے - نہ وعظ گوئی میرا پیشہ - امرتسر اور بیرونجات کے دوست و دشمن شہادت دے سکتے ہین - یہانتک کہ مین کسی مسجد کا امام بھی ہرگز نہین پھر جو میری نسبت لکہا کہ دو پیسہ کے کفن اور دو تانے کے وعظ پر گذارہ کرتا ہے جہوٹ نہین تو کیا ہے

بتاؤ- مگر افسوس کہ میری تقریر ان پر یون معلوم ہوتی تھی- گویا گرم لوہے پر پانی کا چھینٹا ہو کہ ٹہیرتا ہی نہین- کیون؟ اسلئے کہ اونکا خیال ہے ؎

پہر زمانہ پہر آسمان ہوا پہر جائے ٭ بتون سے ہم نہ پہرین ہمسے گو خدا پہر جائے

اب ہم ایک مثال اس امر کی دیتے ہین کہ مرزا صاحب جس طرح مطلب براری کے لئے مخالف کے کلام کو بگاڑ دیتے ہین- اڑے وقت پر اپنے حق مین بھی اسی ہتھیار سے کام لیا کرتے ہین یعنی اپنے کلام کو بھی مروڑ تروڑ کر ٹیڑھا سیدھا کر دیتے ہین- کیون نہ ہو ؎

"بازی بازی بار یش بابا بازی"

آپنے پادری آتھم کی بابت لکھا تھا کہ

"۱۵ ماہ تک ہاویہ مین گرایا جاوے گا۔ (جنگ مقدس صفحہ ۱۸۸)"

مگر باوجود اس تصریح اور تحدید مذکورہ ماہ کے اس سیدھی تحریر پر بھی مرزا صاحب نے اپنا دست شفقت یون صاف کیا کہ اس کا مطلب یون لکھتے ہین:- کہ

"مین نے ڈپٹی آتھم کے مباحثہ مین قریباً ساٹھ آدمیون کے روبرو یہ کہا تھا کہ ہم دونون مین سے جو جھوٹا ہے وہ پہلے مرجاویگا" اربعین نمبر ۳ صفحہ ۱۱

یہی عبارت کئی ایک جگہ لکھی ہے اشتہار انعامی پانسو صفحہ پر بھی اسی طرح ہے-

مرزائیو! خدارا اتنا تو سوچو کہ اس عبارت مین مرزا صاحب نے جو دعوی کیا ہے کہ یہ کہا تھا- اس "کہا تھا" کا لفظ غور سے دیکھو- پہر اصل مقام پر الفاظ پڑھو- دہلی اور دیگر مقامات کے اہل زبان اور اردو دان مرزائی دوستو! ان دونون عبارتون کا مقابلہ کرکے دیکھو اور کہا تھا کا مضمون سمجھکر بتاؤ کہ کرشن جی نے یہی کہا تھا جو اس عبارت مین دعوی کیا ہے خدارا اصل مقام کو جنگ مقدس صفحہ ۱۸۸ سے نکالکر سامنے رکھو اور اس عبارت کو بھی دیکھو- پہر بتاؤ کہ جھوٹ کے سر سینگ ہوتے ہین؟ مین یقین رکھتا ہون کہ اس مقابلہ مین تم سمجھ جاؤ گے کہ ؎

جھوٹ کو کر سچ دکھانا کوئی ان سے سیکھ جائے

اور اگر تم ان دونون کلامون کا مطلب ایک ہی سمجھو- تو ہمین یقین نہین کہ تم اتنا بھی

سمجھ سکو کہ عقل بڑی یا بھینس "

پس ہم تم سے ایک سوال کرتے ہین کہ اگر آتہم والی پیشگوئی کا یہی مطلب تہا کہ جھوٹا سچے کی زندگی مین مرجائیگا۔ اور اسکی میعاد پندرہ ماہ کوئی نہ تھی۔ تو پندرہ ماہ کے ختم ہونے پر تم لوگون پر حشر کیون قائم ہوا تہا۔ کیون سعدی لودہیانوی مرحوم نے مرزا صاحب کو لکھا تہا کہ ؎

غضب تھی تجھ پہ ستمگر چھٹی ستمبر کی　＊　نہ دیکھی تو نے لکلکر چھٹی ستمبر کی

کیون مرزا صاحب نے اُس وقت یہ عذر نہ کیا کہ ابہی تو مین زندہ ہون پہر پیشگوئی کا کذب کیسا؟ کیون نہ یہ کہا کہ مین نے تو یہ کہا تہا کہ میری زندگی مین مریگا۔ جبتک مین زندہ ہون پیشگوئی جھوٹی نہین ہوسکتی۔ حالانکہ یہ عذر نہ کیا بلکہ یہ بڑ ہانکی تھی کہ آتہم دل سے رجوع کر گیا جسکی تفسیر بھی خیریت سے یہ کی کہ دل مین ڈر گیا۔ پہر اس ڈر کے یہ معنی بتائے کہ امرتسر سے فیروزپور چلا گیا۔ واہ سبحان اللہ کوہ کندن و کاہ برآوردن اسے ہی کہتے ہین ۔

اِن تمثیلات سے ثابت ہوتا ہے کہ سر سید احمد خان مذہبی اعتقادات کے لحاظ سے خواہ کچھ ہی ہون۔ فن تصنیف مین وہ امانت دار اور دیانتدار ہین۔ بخلاف اسکے مرزا صاحب قادیان مذہبی اعتقادات سے قطع نظر فن تصنیف مین بھی اعلےٰ درجہ کے خائن اور غدار ہیں۔ مخالف کے کلام کو صحیح نقل نہین کرتے یہانتک کہ بوقت ضرورت اپنے کلام کو بھی لٹکا دیتے ہین۔ اُن کی غرض یہ نہین ہوتی کہ ناظرین کو صحیح صحیح واقعات سنائین اور بتائین۔ بلکہ اُن کی غرض صرف خود غرضی ہوتی ہے سو جس طرح سے بن پڑے حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہین۔ ناظرین اس بحث سے اس نتیجہ پر پہنچ سکتے ہین کہ مرزا صاحب کی تحریرین کوئی مرزائی ایسا نہ سمجھو کہ اس تحریر کا لکھنے والا کون ہے بلکہ یہ دیکھو کہ لکھا کیا ہے پس ان واقعات کو غور سے دیکھو اور نتیجہ پاؤ ؎

میری دل کو دیکھکر میری وفا کو دیکھکر　＊　بندہ پرور! منصفی کرنا خدا کو دیکھکر

اس ساری تحریر کا نتیجہ کیا ہوا؟ یہ کہ جب مرزا صاحب واقعات صحیحہ مین کذب بیانی کرتے ہین۔ تو اُن کی نبوت اور رسالت کا کیا حکم ہے یہ کہ ؎

＊ واقف جو کہیں نہ ہون فن تصنیف سے ہم تو کہیں گے کہ اہل زمان ہین ＊